روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 13-اپریل 2011ء 9 جمادی الاوّل 1432 ہجری 13 شہادت 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 83

امام بنا لو

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
تم قرآن کو لازم پکڑو اور اس کو امام اور قائد بنالو کیونکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے جو اسی سے نکلا ہے اور اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔ پس اس کے متشابہ پر ایمان لاؤ اور اس کی مثالوں سے عبرت وسبق حاصل کرو۔

(کنزالعمال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب السابع، الفضل الاول فی فضائل تلاوة القرآ ن حدیث نمبر 2300)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن کریم اخلاقی تعلیم میں قانون قدرت کے قدم بہ قدم چلا ہے۔ رحم کی جگہ جہاں تک قانون قدرت اجازت دیتا ہے رحم ہے اور قہر اور سزا کی جگہ اسی اصول کے لحاظ سے قہر اور سزا اور اپنی اندرونی اور بیرونی تعلیم میں ہر یک پہلو سے کامل ہے اور اس کی تعلیمات نہایت درجہ کے اعتدال پر واقعہ ہیں جو انسانیت کے سارے درخت کی آبپاشی کرتی ہیں نہ کسی ایک شاخ کی۔ اور تمام قویٰ کی مربی ہیں نہ کسی ایک قوت کی اور درحقیقت اسی اعتدال اور موزونیت کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا ہے۔ کتاباً متشابھاً۔ پھر بعد اس کے مثانی کے لفظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات معقولی اور روحانی دونوں طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہیں۔ پھر بعد اس کے فرمایا کہ قرآن میں اس قدر عظمت حق بھری ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی آیتوں کی سننے سے ان کے دلوں پر قشعریرہ پڑ جاتا ہے اور پھر ان کی جلدیں اور ان کے دل یاد الٰہی کے لئے بہ نکلتے ہیں اور پھر فرمایا کہ یہ کتاب حق ہے اور نیز میزان حق یعنی یہ حق بھی ہے اور اس کے ذریعہ سے حق شناخت بھی ہوسکتا ہے اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان پر سے پانی اتارا۔ پس اپنے اپنے قدر پر ہر یک وادی بہہ نکلی یعنی جس قدر دنیا میں طبائع انسانی ہیں قرآن کریم ان کے ہر یک مرتبہ فہم اور عقل اور ادراک کی تربیت کرنے والا ہے اور یہ امر مستلزم کمال تام ہے کیونکہ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم اس قدر وسیع دریائے معارف ہے کہ محبت الٰہی کے تمام پیاسے اور معارف حقہ کی تمام تشنہ لب اسی سے پانی پیتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ہم نے قرآن کریم کو اس لئے اتارا ہے کہ تا جو پہلی قوموں میں اختلاف ہو گئے ہیں ان کا اظہار کیا جائے اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن ظلمت سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور اس میں تمام بیماریوں کی شفا ہے اور طرح طرح کی برکتیں یعنی معارف اور انسانوں کو فائدہ پہنچانے والے امور اس میں بھرے ہوئے ہیں اور اس لائق ہے کہ اس کو تدبر سے دیکھا جائے اور عقلمند اس میں غور کریں اور سخت جھگڑالو اس سے ملزم ہوتے ہیں اور ہر یک شے کی تفصیل اس میں موجود ہے اور یہ ضرورت حقہ کے وقت نازل کیا گیا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا ہے اور یہ کتاب عزیز ہے باطل کو اس کے آگے پیچھے راہ نہیں اور یہ نور ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی جاتی ہے اس میں ہر یک شے کا بیان موجود ہے اور یہ روح ہے اور یہ کتاب عربی فصیح بلیغ میں ہے اور تمام صداقتیں غیر متبدل اس میں موجود ہیں ان کو کہہ دے کہ اگر جن وانس اس کی نظیر بنانا چاہیں یعنی وہ صفات کاملہ جو اس کی بیان کی گئی ہیں اگر کوئی ان کی مثل بنی آدم اور جنات میں سے بنانا چاہیں تو یہ ان کے لئے ممکن نہ ہو گا اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 ص 8

حتی الوسع باجماعت نماز ادا کریں

سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:۔

”ہر احمدی کو جو حضرت مسیح موعود کو مان کر اپنے آپ کو مومنین کی جماعت میں شامل سمجھتا ہے ان... امور کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دینی چاہئے۔ پہلی چیز نماز کا اہتمام، باقاعدگی سے ادائیگی ہے۔ حتی الوسع باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر ان نمازوں کو نوافل کے ساتھ سجایا بھی جائے۔......نمازوں کے حوالے سے ہی مَیں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے۔ جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ (النور: 57) کا بھی حکم ہے۔ پس تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو، کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی۔“

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 148-151)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر علیم الدین صاحب ڈرماٹا لوجسٹ مورخہ 13 اپریل اور مورخہ 20 اپریل 2011ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب ادارہ سے رابطہ کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

مرسلہ: سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ

ازافاضات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ

یتیم کی کفالت اور ہماری ذمہ داریاں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 فروری 2010ء کے خطبہ جمعہ میں سورۃ النساء آیت 7 کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔

تمہارے سپرد جو یتیم کئے گئے ہیں ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھو۔ انہیں لاوارث سمجھ کر ان کی تربیت سے غافل نہ ہو جاؤ، ان کی تعلیم سے غافل نہ ہو جاؤ بلکہ انہیں اچھی تعلیم و تربیت مہیا کرو اور جس طرح اپنے بچوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہتے ہو، اُن کے بھی جائزے لو کہ تعلیمی اور دینی میدان میں وہ خاطر خواہ ترقی کر رہے ہیں یا نہیں؟ پھر جس تعلیم میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں اس کے حصول کے لئے ان کی بھر پور مدد کرو۔..........اس کی تمام تر صلاحیتوں کو بھرپور طور پر اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ اصل حکم ہے۔ اور جتنی بھی اس کی استعدادیں اور صلاحیتیں ہیں اس کے مطابق اس کو موقع میسر کیا جائے کہ وہ آگے بڑھے اور مستقبل میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔ کبھی اسے یہ خیال نہ ہو کہ میں یتیم ہونے کی وجہ سے اپنی استعدادوں کے صحیح استعمال سے محروم رہ گیا ہوں۔ اگر میرے ماں باپ زندہ ہوتے تو میں اس وقت سبقت لے جانے والوں کی صف میں کھڑا ہوتا۔

پس چاہے کوئی انفرادی طور پر کسی یتیم کا نگران ہے یا جماعت کسی یتیم کی نگرانی کر رہی ہے اس کی تعلیم و تربیت کا مکمل جائزہ اور دوسرے معاملات میں اس کی تمام تر نگرانی کی ذمہ داری ان کے نگرانوں پر ہے اور پھر یہ جائزہ اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ نکاح کی عمر تک نہ پہنچ جائیں۔ یعنی ایک بالغ ہونے کی عمر تک نہ پہنچ جائیں۔ ایک بالغ اپنے اچھے اور بُرے ہونے کی تمیز کر سکتا ہے۔ اگر بچپن کی اچھی تربیت ہو گی تو اس عمر میں وہ معاشرے کا ایک بہترین حصہ بن سکتا ہے

.... سورۃ نساء کی ایک آیت میں آگے جا کر اللہ تعالیٰ کی شدتِ ناراضگی کا اظہار یوں ہوتا ہے۔ فرمایا کہ (۔) (النساء: 11) کہ یقیناً وہ لوگ جو یتیموں کا مال از راہِ ظلم کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ جھونکتے ہیں اور یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑیں گے۔ پس یہ یتیموں کا مال کھانا ایسا ہی ہے جیسے آگ اور یہ آگ ان کو اس دنیا میں بھی جلائے گی اور مرنے کے بعد بھی وہ اس آگ میں پڑیں گے۔ تو یہ ہے (۔) کی خوبصورت تعلیم۔ کس شدت سے یتیم جو معاشرہ کا کمزور حصہ ہے، اس کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے تا کہ معاشرے کا امن قائم رہے۔ جو لوگ ناجائز طریق پر دوسرے کا مال کھاتے ہیں۔ سکون تو انہیں پھر بھی نہیں ملتا۔ بے چینی ہی میں رہتے ہیں۔ کبھی کسی ناجائز طور پر مال کھانے والے کو آپ پُرسکون نہیں دیکھیں گے۔ پس اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اس کے لئے ایک مومن کوشش کرتا ہے اور اسے کوشش کرنی چاہئے۔

پھر صرف مالدار یتیموں کی حفاظت کے بارہ میں یہ حکم نہیں ہے کہ کوئی سمجھے کہ جو صرف مال رکھنے والے یتیم ہیں ان کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے اور ان کے مال کی حفاظت کا کہا گیا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس میں ایک عمومی حکم بھی ہے کہ پرورش اور تربیت تمہاری ذمہ داری ہے۔ چاہے وہ غریب ہے۔ اگر یتیم غریب بھی ہے تب بھی پرورش تمہاری ذمہ داری ہے۔ لیکن اگر وہ صاحب جائیداد ہے تو تب بھی یہ تمہاری ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کی صحیح تعلیم و تربیت، جو ایک یتیم کا حق ہے، وہ تم نے کرنی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے مال کی بھی حفاظت کرو اور یتیم کی پرورش اس کے مال کے لالچ میں نہ ہو۔ بلکہ اس کی یتیمی کی حالت کی وجہ سے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء کی ہی دسویں آیت میں فرمایا۔ (۔) (النساء: 10) اور جو لوگ ڈرتے ہیں کہ اپنے بعد کمزور اولاد چھوڑ گئے تو ان کا کیا بنے گا تو ان کو دوسروں کے متعلق بھی یعنی یتیموں کے متعلق بھی ڈر سے کام لینا چاہئے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔ پس یہ یتیموں کے حقوق قائم کروانے کے لئے مزید تنبیہ ہے کہ کسی کو اپنی موت کا وقت معلوم نہیں۔ اس لئے یتیموں کی پرورش کرتے ہوئے یہ خیال دل میں رہنا چاہئے کہ ہمارے بچے بھی یتیم ہو سکتے ہیں اور ان کے ساتھ اگر بدسلوکی ہو تو یہ سوچ کر ہی ہمارے دل بے چین ہو جاتے ہیں۔ پس جب اپنے متعلق یہ سوچتے ہیں تو دوسروں کے متعلق بھی اسی طرح سوچو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

پس بچوں کی تربیت کے بارہ میں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر انہیں جن کے سپرد یتیم بچے کئے گئے ہیں تا کہ وہ معاشرے کا بہترین حصہ بن سکیں۔ بعض دفعہ اس کا الٹ بھی ہو جاتا ہے کہ تربیت صرف لاڈ پیار کو سمجھا جاتا ہے۔ خاندان کے بزرگ نانا، نانی، دادا، دادی، غلط طریقے پر بچوں کو لاڈ پیار سے بگاڑ دیتے ہیں۔ تو یہ طریق بھی غلط ہے۔ اصل مقصود ان کی تربیت کر کے ان کو معاشرے کا بہترین حصہ بنانا ہے۔ پس اصل چیز یہی ہے کہ یتیم جو بعض لحاظ سے بعض اوقات احساسِ کمتری کا شکار ہو کر اپنی صلاحیتیں ضائع کر دیتے ہیں ان کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ انہیں بہترین شہری بنا دے۔ معاشرہ کا بہترین فرد بنا دے۔ پس نہ زیادہ سختیاں اچھی ہیں، نہ ضرورت سے زیادہ نرمی۔ بلکہ نیک نیتی کے ساتھ اپنے بچوں کی طرح ان کی تربیت کرنا ضروری ہے اور جس طرح ماں باپ کے سائے تلے رہنے والے بچے کا حق ہے اسی طرح ایک یتیم کا بھی حق ہے۔

یتیموں کے حق کے بارہ میں اور ان کی تربیت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورہ بقرہ میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ (۔) (البقرۃ: 221) کہ دنیا کے بارہ میں بھی اور آخرت کے بارہ میں بھی اور وہ تجھ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دے ان کی اصلاح اچھی بات ہے اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی بند ہی ہیں اور اللہ فساد کرنے والے کو اصلاح کرنے والے سے فرق جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ضرور مشکل میں ڈال دیتا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

اب یہاں صرف کسی مال والے یتیم کے بارہ میں حکم نہیں دیا گیا۔ بلکہ ہر قسم کے کمزور، غریب، بے وسیلہ یتیم کا ذکر ہے۔ یتیم کی اصلاح، اچھی پرورش، اچھی تعلیم بہت عمدہ کام ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے یتیم بچے یا بچی کے سر پر محض اللہ تعالیٰ کی خاطر دست شفقت پھیرا۔ اس کے لئے ہر بال کے عوض، جس پر اس کا مشفق ہاتھ پھرے، نیکیاں شمار ہوں گی اور جس شخص نے زیر کفالت یتیم بچے یا بچی سے احسان کا معاملہ کیا وہ اور مَیں جنت میں یوں ہوں گے۔ آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر دکھائیں۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد 5 صفحہ 265۔ مطبوعہ بیروت)

.............ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے تین یتیموں کی کفالت کی وہ اس شخص کی طرح ہو گا جو قائم باللیل اور صائم النہار ہو اور اس نے صبح شام اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار سونتے ہوئے گزاری ہو۔ میں اور وہ دونوں جنت میں دو بھائیوں کی طرح ہوں گے۔ جیسے یہ دو انگلیاں ہیں اور آپ نے اپنی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کو باہم ملایا۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الادب۔ باب حق الیتیم)

پس جو یتیم کی کفالت کرنے والے ہیں ان کا مقام ایسا ہی ہے جیسے وہ راتوں کو اٹھ کر تہجد پڑھنے والے ہیں اور روزے رکھنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔............

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں یکصد یتامیٰ کمیٹی کام کر رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1989ء میں جوبلی سال میں شکرانے کے طور پر یہ تحریک فرمائی تھی کہ ہم سو یتیموں کا خیال رکھیں گے۔ اب اس کے کام میں بہت وسعت پیدا ہو چکی ہے۔........ بہر حال ایک وسیع خرچ ہے اور اس فنڈ میں وہاں شدت سے اضافہ کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔.......... پاکستان کے جو مخیّر احمدی حضرات ہیں، صاحبِ حیثیت ہیں، ان کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یتیموں کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ ''اپنے لئے چاہتے ہوئے بھی وہ خرچ کرتے ہیں'' اس کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔............اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم معاشرے کے اس کمزور طبقہ کا حق الوسع حق ادا کرنے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

(روزنامہ الفضل 13/اپریل 2010ء)

قرآن کریم کا تحفہ

۞ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

2011ء کے آغاز پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد منور خان صاحب (واقف ٹیچر) نصرت احمدیہ سینئر سیکنڈری سکول، بانجل گیمبیا اور ان کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر عائشہ خان صاحبہ کو بانجل کے 20 بڑے بڑے ہوٹلوں میں قرآن کریم (باترجمہ) اور دیگر دینی کتب رکھوانے کی توفیق دی ہے۔ جس کا نہایت خوشگوار اثر ہوا ہے۔ ہر ہوٹل کی انتظامیہ نے اس پر شکریہ ادا کیا کہ پہلے ہمارے مہمانوں کیلئے قرآن کریم دستیاب نہیں تھا۔ اب جو لوگ قرآن کریم کا مطالعہ کرنا چاہیں گے احمدیہ مشن کے تعاون سے انہیں یہ سہولت میسر آ جائے گی۔ انگریزی ترجمہ قرآن کریم کے ساتھ جو دیگر کتب ان ہوٹلوں کے reading rooms میں رکھوائی گئی ہیں۔ ان کے نام ہیں

1. Jesus in India
2. Philosophy of the Teachings of Islam
3. Invitation to Ahmadiyyat
4. True Story about Jesus

قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ خدمت قبول فرمائے اور اس کے شیریں ثمرات عطا کرے۔ آمین

۞......۞......۞

محمد طاہر ندیم صاحب۔ عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔ عرب اور احمدیت

(قسط نمبر 17)

جماعت احمدیہ یہ چیلنج قبول کرتی ہے

مولانا محمد شریف صاحب اپنی ایک رپورٹ (بابت جنوری تا اپریل 1947ء) میں تحریر فرماتے ہیں:۔

''اس سال کے شروع ہونے پر اللہ تعالیٰ نے احمدیت کا نام تمام بلاد عربیہ میں مشہور کرنے اور اس کی اشاعت کے لئے اپنی طرف سے راستے کھولنے کا سامان فرمایا۔ جس کے لئے اس کی طرف سے ایک خاص تحریک پیدا ہوئی۔ جس سے عربی صحافت میں احمدیت کا چرچا لوگوں کے لئے جاذب نظر بنا رہا۔ یعنی عیسائیت کے رومن کیتھولک کے فرقہ مارونیہ (جس کی لبنان میں اکثریت ہے) کے پیٹری آرک (بشپ) مشرق و انطاکیہ نے ایک مجلس میں اعلان کر دیا کہ سب اہل مذاہب کا دعویٰ ہے۔ کہ انہی کا مذہب سچا ہے اگر وہ اس دعوے میں سچے ہیں تو میرے ساتھ مباحثہ و مناظرہ کریں تا حقیقت آشکارا ہو جائے کہ کیا ان کے مذاہب سچے ہیں یا عیسائیت۔ یہ اعلان شام کے دو تین اخبارات میں شائع ہوا۔ مگر کسی شامی یا لبنانی امام و عالم نے اس کا جواب نہ دیا۔ اس پر جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں پیٹری آرک کی دعوت کی منظوری کا اعلان کرتے ہوئے اس کے سامنے تین شرائط مناظرہ پیش کئے اور بیت المقدس میں مناظرہ کرنے کی دعوت دی۔ اس اشتہار کو تمام بلاد عربیہ میں کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ حکومتوں کے پریذیڈنٹوں اور وزراء سے لے کر عوام تک یہ اشتہار پہنچایا گیا۔ اس اشتہار کے شائع ہونے پر تمام مسلم پبلک نے اسے اپنے لئے باعث فخر سمجھا اور اس کا نہایت اعلیٰ خیر مقدم کیا۔

بلاد عربیہ کے تمام مشہور و معروف اخبارات نے اس پر بہت اچھے رنگ میں ریویو لکھے۔ چنانچہ روزنامہ ''آخر دقیقۃ''، ''الأخبار''، ''العلم''، ''البلد''، ''المصری''، ''العرفان'' وغیرہ چھ جرائد نے اس پر نوٹ لکھے اور پیٹری آرک کو مناظرہ میں نکلنے کی دعوت دی۔

عراق کے اخبار ''الشرق'' اور ''نصیر الحق'' نے اور مصر کے اخبار ''الاسلام'' نے اسے لفظ بلفظ شائع کیا اور ہر طرف سے جماعت احمدیہ کی دینی غیرت اور خدمات کے اعترافات شائع کئے اور متعدد مبارکباد دی اور دعاؤں پر مشتمل خطوط خاکسار کو موصول ہوئے اور احمدیت کا نام نہایت شاندار طور پر زبان زد خلائق ہو گیا۔

(الفضل 8/جولائی 1947ء صفحہ 4)

یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں رسالہ البشریٰ میں شائع شدہ متعدد عربی اخبارات کی خبروں میں سے دو کے مختصر لیکن مبنی برحق تبصرے یہاں نقل کر دیئے جائیں:

......شام کے اخبار ''آخر دقیقۃ'' نے اپنی 18/ربیع الاول 1366ھ کی اشاعت میں لکھا:

یعنی ہمیں احمدی ...... مولانا محمد شریف صاحب کی طرف سے حیفا سے ایک اشتہار موصول ہوا ہے جس میں مکرم مولانا موصوف اخبار ''المنار'' اور ''آخر دقیقۃ'' میں شائع ہونے والے مارونی پیٹری آرک کے دینی امور میں مناظرہ کے چیلنج کا ذکر کیا ہے۔

مکرم محمد شریف صاحب کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ اس چیلنج کو قبول کرتی ہے۔ اور جماعت دونوں مذاہب کی تعالیم کے مابین موازنہ کے موضوع پر مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

......آگے اخبار اپنی طرف سے لکھتا ہے کہ:

احمدیوں کے بارہ میں یہ بات مشہور و معروف ہے کہ وہ پوری دنیا میں دین ...... کی ...... کر رہے ہیں اور دینی امور کے بارہ میں مباحثہ و مناظرہ کے لئے اور لوگوں کے شکوک و شبہات اور اعتراضات کے ازالہ کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

......شام کے ہی ایک جریدہ ''الاخبار'' نے ابتدائی تفصیل لکھنے کے بعد تحریر کیا:

یعنی جماعت احمدیہ کے بارہ میں جو بات ہم بخوبی جانتے ہیں یہ ہے کہ یہ دین ...... کے دفاع اور پوری دنیا میں ...... پر کمربستہ ہے۔

(مجلّہ البشریٰ شمارہ ذوالقعدہ ذوالحجہ 1366ھ)

عذرِ گناہ......

مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فرماتے ہیں:

''مارونی پیٹری آرک پر خدا تعالیٰ نے ایسا احمدیت کا رعب ڈالا کہ اسے سوائے بہانہ سازی کے اور کوئی راہ اپنے بچاؤ کی نظر نہ آئی۔ چنانچہ اس نے ایک عیسائی اخبار کے ذریعہ اپنے متبعین کی دلی زبان سے یہ اعلان کروا دیا کہ اس چیلنج کے مخاطب دیگر مذاہب کے لوگ نہیں تھے بلکہ صرف عیسائیت کے فرقوں کے پیشوا ہی مراد تھے۔

مخالفت بھی صداقت کی ایک علامت ہوتی ہے۔ اس پیٹری آرک کے چیلنج کو ہمارا قبول کر لینا اور اسے بیت المقدس میں مناظرہ کے لئے بلانا ہمارے بعض مخالفوں کے لئے سوہانِ روح بن گیا۔ چنانچہ انہوں نے اخبار ''المنار'' کے ذریعہ جو شام کا ایک نوزائیدہ اخبار ہے ہمارے اثر کو زائل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے احمدیت کے خلاف ہرزہ سرائی کی۔ جس کا جواب ''جریدہ المنار و البطریرک المارونی'' کے نام سے برادرم السید رشدی آفندی البسطی پریذیڈنٹ جماعت حیفا کی طرف سے شائع ہوا اور شام و فلسطین میں شائع کیا گیا اور اشتہار کا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے بہت اچھا اثر ہوا اور مخالفوں کی یہ تدبیر کہ ہم کسی طرح اپنے ...... بھائیوں سے ہی الجھ کر رہ جائیں کارگر ثابت نہ ہوئی۔

(الفضل 8 جولائی 1947ء صفحہ 4)

چوہدری محمد شریف صاحب اس چیلنج کی تاثیر کی بابت ایک اور رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

''خاکسار نے اوائل 1947ء میں مادرنائٹ پیٹری آرک آف انطاکیہ کو خصوصاً اور یہاں کے پیٹری آرکوں اور بشپوں کو عموماً چیلنج دیا کہ وہ...... اور مسیحیت میں مختلف فیہ مسائل پر بیت المقدس میں پندرہ روز میرے ساتھ تقریری اور تحری مناظرہ کریں اور یہ چیلنج عراق، مصر، شام و لبنان وغیرہ کے عربی اخبارات میں شائع ہوا اور تمام پادریوں اور بشپوں کو ارسال کیا گیا۔ مگر وہ سب ایسے خاموش ہوئے کہ گویا ان میں زندگی کی روح نہیں۔ ہماری ان حقیر کوششوں پر اللہ تعالیٰ نے یہ ثمر مرتب فرمایا کہ عیسائیت کی تبلیغ کو یہاں سخت دھکا لگا۔ چنانچہ فلسطین کے ایک نہایت مشہور و معروف عالم الشیخ عبداللہ نے ڈنمارک کے ایک پادری مقیم بیت المقدس سے اسی موضوع پر تحریری مناظرہ کیا اور اسے اپنے خرچ پر شائع کیا۔ جس میں انہوں نے ہمارے دلائل پیش کر کے عرب پادریوں کو لا جواب کیا''۔

(الفضل 25/دسمبر 1949ء صفحہ 8)

بہائیوں پر کاری ضرب

''مولانا محمد شریف صاحب نے بہائیوں کے لیڈر شوقی آفندی پر بھی اتمام حجت کیا''۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ 507)

اس حجت کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے مولانا محمد شریف صاحب فرماتے ہیں:۔

''بہائیوں پر بھی ہم نے بفضلہٖ تعالیٰ حجت پوری کی ہے۔ ردّ بہائیت میں مولوی جلال الدین صاحب شمس نے 1931ء میں رسالہ تنویر الالباب لکھ کر بہائیوں کی شریعت کو عریاں کیا اور ساتھ ہی اس کے شروع میں زعیم بہائیت (شوقی آفندی۔ حیفا) کو دعوت دی کہ ہمارے امام جماعت احمدیہ کے چیلنج کو قبول کریں اور کسی آسمانی نشان سے اپنے نوساختہ مذہب کی صداقت ثابت کریں۔ اگر اس سے عاجز ہوں تو اپنا صاف اقرار شائع کریں اور پھر ہم سے دین کی صداقت پر آسمانی نشان دیکھ کر احمدی ہو جائیں۔ اس پر وہ ایک سال تک ٹس سے مس نہ ہوئے ایک سال گزرنے پر اب پھر اس سال 1949ء کے شروع میں ان کو پھر چیلنج دے کر اور حیفا کے گلی کوچوں میں شائع کر کے ان پر اتمام حجت کر دی۔ آج اس دوسرے چیلنج پر بھی سات ماہ گزر گئے ہیں زعیم بہائیت خاموش ہیں اور اب انشاءاللہ تا ابد خاموش رہیں گے۔

(الفضل 25 دسمبر 1949ء صفحہ 8)

زعیم بہائیت شوقی آفندی کے بھائی سے دلچسپ گفتگو

چوہدری محمد شریف صاحب نے بہائیوں کا تعاقب کیا اور یکے بعد دیگرے ان پر حجت تمام کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں ان کی شوقی آفندی کے بھائی سے گفتگو قابل ذکر ہے۔ آپ اس سلسلہ میں بیان فرماتے ہیں:۔

''گزشتہ ماہ رمضان میں ہم نے ارادہ کیا کہ بہائیت کے مزعومہ شوقی صاحب آفندی (''صاحب'' کے مترادف ہے) سے ان کی تعداد دریافت کی جائے۔ اس لئے ہم تین اشخاص برادرم چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ مجاہد سیرالیون (جو ان دنوں سیرالیون کو جاتے ہوئے ہمارے ہاں مقیم تھے) اور برادرم نذیر احمد صاحب قریشی حوالدار (نزیل مشرق اوسط) ساکن ٹھیکریاوالہ متصل قادیان اور خاکسار شوقی صاحب سے ملنے کے لئے ان کے مکان پر گئے شوقی صاحب سے ملاقات تو نہ ہو سکی کیونکہ ان کے متعلق ہمیں ان کے گھر سے بتلایا گیا کہ وہ آج کل یہاں نہیں بلکہ لبنان گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کے بھائی ریاض صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ریاض صاحب پکے رنگ کے درمیانہ قد کے نوجوان ہیں بظاہر نظر ان کی عمر چوبیس پچیس سال معلوم ہوتی ہے۔ انگریزی لباس پہنے ہوئے تھے اور داڑھی مونچھیں صفاچٹ تھیں۔ ان سے ابتدائی رسمی گفتگو شروع ہوئی۔ اتنے میں ان کی طرف سے ہمارے لئے قہوہ ان کے گھر سے آ گیا۔ ہم نے معذرت کر دی اور کہہ دیا کہ رمضان کا مہینہ ہے اور ہم روزہ دار ہیں۔ بعدہٗ خاکسار نے ان سے عربی میں گفتگو شروع کی۔ انہوں نے عربی میں گفتگو کرنے کے متعلق معذرت کا اظہار کیا اور کہا کہ میں اپنا ماحول عربی نہ ہونے کی وجہ سے عربی میں اچھی طرح گفتگو نہیں کر سکتا۔ اس لئے انگریزی ہی میں بات

کرسکوں گا۔ہم نے کہا بہت اچھا۔آخر گفتگو شروع ہوئی ہم نے ان سے کہا کہ ہمیں آپ کی شریعت کی کتاب ’’اقدس‘‘ کے ایک نسخہ کی ضرورت ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو ایک نسخہ ہمیں دیدیں۔ جس قدر اس کی قیمت ہو ہم آپ کو ادا کر دیتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ابھی تک ہماری طرف سے اقدس طبع نہیں ہوئی اس لئے ہمارے پاس اس کا کوئی نسخہ نہیں۔

بعدہٗ میں نے دریافت کیا کہ آپ یہ بتلائیں کہ بہاء اللہ کے خاندان کے افراد کے علاوہ حیفا میں خصوصاً اور فلسطین میں عموماً کتنے بہائی ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ موجودہ لڑائی سے پہلے تقریباً تیس چالیس تھے۔

میں نے کہا اب موجودہ ایام میں کتنے ہیں؟

انہوں نے کہا کہ بہاء اللہ کے خاندان کے علاوہ اس وقت یہاں کوئی بہائی نہیں۔

میں نے دریافت کیا کہ وہ بہائی جو لڑائی سے پہلے تیس چالیس تھے وہ کہاں گئے؟

انہوں نے جواب دیا وہ ایران کے رہنے والے تھے اور یہاں تجارت وغیرہ کرتے تھے۔ لڑائی شروع ہونے پر اپنے ملک ایران کو چلے گئے............۔

پھر ہم نے دریافت کیا۔ہم نے سنا ہے کہ آپ کا فلسطین میں کوئی مدرسہ بھی ہے۔ وہ کہاں ہے؟

انہوں نے کہا کہ یہ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے۔ہمارا یہاں کوئی مدرسہ نہیں۔

ہم نے کہا کیا کوئی کالج بھی آپ کا یہاں ہے؟

انہوں نے کہا کہ نہیں کوئی کالج وغیرہ نہیں۔

اس کے بعد ہم نے ان سے کہا کہ ہم نے سنا ہے۔کہ ’’منشیّۃ‘‘ میں (جو عکاؔ کے قریب ایک گاؤں ہے۔اور یہاں بہاء اللہ کا بڑا بیٹا محمد علی رہتا تھا) وہاں کے سب لوگ بہائی ہیں۔

اُنہوں نے کہا نہیں وہ عربوں کا گاؤں ہے۔ وہاں کوئی بہائی نہیں............۔

اس کے بعد ہم نے ان سے دریافت کیا کہ ہمیں بہائیت کے متعلق جو مستند کتابیں ہوں وہ بتلائیں۔اس پر وہ ایک کتاب (Bahaullah & The New Era) (بہاء اللہ اور عصر جدید) اور ایک پمفلٹ (The Bahai Faith) لائے (جس پر پبلشر یا مرتب کا نام مذکور نہ تھا)۔ میں نے انہیں قیمت دینی چاہی لیکن انہوں نے کہا کہ آپ زائر ہیں اس لئے آپ سے قیمت نہیں لیتے۔ہم نے کہا بہت اچھا آپ کی مرضی۔

پھر ہم نے ان سے کہا کہ ہمیں ’’عصر جدید‘‘ عربی میں چاہئے انہوں نے کہا کہ افسوس وہ کتاب ہمارے پاس نہیں۔اس کے بعد وہ ہمیں دکھلانے کے لئے ایک کتاب The Bahai World لائے جو امریکہ میں طبع شدہ تھی اور کافی ضخیم تھی۔ ہم نے ان سے کہا کہ یہ کتاب ہمیں قیمتاً دے دیں۔جس قدر اس کی قیمت ہو وہ ہم آپ کو ابھی دے دیتے ہیں انہوں نے کہا افسوس ہے کہ یہ کتاب شوقی صاحب کی لائبریری سے لایا ہوں۔ اور اس کی ایک ہی کاپی ہمارے پاس موجود ہے۔ آخر ہم ان سے مندرجہ بالا معلومات لے کر واپس آ گئے۔

مندرجہ بالا مکالمہ سے یہ بات صاف طور پر عیاں ہے۔کہ فلسطین میں بہاء اللہ کے خاندان کے علاوہ اور کوئی مقامی آدمی بہائیت کا متبع نہیں۔ صرف بہاء اللہ کا خاندان ہی بہائی ہے‘‘۔

(الفضل 23/مارچ 1945ء صفحہ 4)

شوقی آفندی کا تعاقب

مکرم رشید احمد چغتائی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

ایک دفعہ ہم زعیم بہائیت شوقی آفندی سے ملنے کے لئے اس کی قیام گاہ پر حیفا میں گئے۔محترم چوہدری صاحب کے ساتھ خاکسار اور مکرم غلام محمد صاحب کھوکھر بھی تھے۔چوہدری صاحب نے اپنا Visiting کارڈ اندر بھجوایا۔تھوڑی دیر کے بعد ہمیں بتایا گیا کہ شوقی آفندی صاحب گھر میں موجود نہیں ہیں۔تب ہم نے خیال کیا کہ چلو یہاں آئے ہوئے ہیں ان کی رہائش گاہ کے نیچے موجود ان کی لائبریری دیکھتے چلیں۔ چنانچہ ہم نے لائبریری میں تھوڑا سا وقت گزارا جب باہر واپسی کے لئے نکلے تو ایک عجیب اور دلچسپ صورتحال سامنے آئی۔ ہوا یہ کہ ادھر سے ہم لائبریری سے نکل کر گیٹ کے قریب پہنچے اور ادھر اپنی رہائش گاہ سے شوقی آفندی صاحب باہر جانے کے لئے نکلے اور اس طرح ان کا اور ہمارا آمنا سامنا ہو گیا۔شوقی آفندی صاحب نے دریافت کیا۔ Are you Mohammad Sharif۔چوہدری صاحب نے اس بات کا مثبت میں جواب دیا تو انہوں نے فوراً یہ کہہ کر Sorry I have no time کہتے ہوئے اپنی موٹر پر سوار ہو کر باہر چلے گئے۔اس مکالمہ کے دوران اس کا سیکرٹری بھی موجود تھا۔ جس پر اس آمنے سامنے کے دوران گویا ایک رنگ آ رہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔وہ ہمیں پہلے یہ پیغام دے چکا تھا کہ شوقی آفندی گھر میں موجود نہیں اور بعد میں ان کے گھر ہی سے برآمد ہونے پر جو خفت اسے ہماری موجودگی میں محسوس ہوئی اس کا تدارک اس رنگ میں شوقی صاحب کے چلے جانے کے بعد کیا کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو شوقی صاحب کا دیدار نصیب ہو گیا ہے ورنہ وہ بہت کم ملتے ہیں۔ یاد رہے کہ چوہدری صاحب کی جدوجہد بالخصوص ردِ بہائیت کے ضمن میں آپ کے رسائل (جو شوقی آفندی زعیم بہائیت کو بھی احمدیہ مشن کبابیر سے طبع کرا کر بھیجے جاتے تھے) کی وجہ سے غائبانہ طور پر پہلے ہی متعارف تھے۔

مدرسہ احمدیہ کبابیر

مولانا چوہدری محمد شریف صاحب نے مدرسہ احمدیہ کبابیر میں بھی کام کیا اور کافی عرصہ تک اس درسگاہ میں پڑھاتے رہے اور بہت مشکلات کا سامنا کیا لیکن اس کے باوجود بڑے احسن رنگ میں کام کرتے رہے۔ چنانچہ مدرسہ احمدیہ کبابیر کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

’’مدرسہ احمدیہ کبابیر میں اس وقت 42 لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پا رہے ہیں۔ مدرسہ کے دو حصے ہیں۔لڑکوں کے لئے اور لڑکیوں کے لئے۔ جن میں پرائمری تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سال سات طلباء فارغ کئے گئے۔ مدرسہ کی مالی حالت بالکل خراب ہے تعلیم پانے والے اکثر بچے احمدی ہی ہیں اور ملک میں عام بیکاری کی وجہ سے فیس قریباً کالعدم ہے۔حکومت نے اس سال گرانٹ نہ دینے کے متعلق لکھا ہے کہ بوجہ خرابی مالی حالت گورنمنٹ اس سال معذوری کا اظہار کرتی ہے۔ (اول سال رواں میں بھی صرف ساڑھے چار پونڈ گرانٹ بھیجی حالانکہ آٹھ کا وعدہ تھا) مدرسہ ہذا میں 1937ء میں استاد کام کرتے تھے۔ گزشتہ سال (مربی) کے یہاں سے چلے جانے کی وجہ سے دو رہ گئے۔ پھر وہ دونوں بھی بعض وجوہات کی بنا پر استعفیٰ دے کر (میرے آنے سے قبل) ہی چلے گئے اور مکرم منیر الحصنی صاحب ہی دو تین ماہ تک تعلیم دیتے رہے۔ اب جنوری میں وہ بھی چلے گئے۔اس لئے اس وقت سے اب مجھے ہی روزانہ 7 گھنٹے متواتر وقت مدرسہ میں صرف کرنا پڑتا ہے۔ پھر البشریٰ کی ایڈیٹری اور مینیجری اور کلرکی وغیرہ سب ہی کام آمدہ خطوط کے جوابات۔آنے والے احمدیوں اور غیر احمدیوں سے ملاقات اور پھر بیوی ساتھ ہونے کی وجہ سے گھر کا بھی انتظام کرنا وغیرہ اس قدر کام ہیں کہ اگر اللہ اپنے فضل سے ہی مدد فرماتا چلا جائے تو یہ کام ہو سکتے ہیں۔

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن 39-1938ء)

نومبائعین کے بارہ میں بعض رپورٹس

مولانا چوہدری محمد شریف صاحب کی دعوت الی اللہ نے بہت پھل دیا اور کئی سعید روحیں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئیں۔نمونہ کے طور پر نومبائعین کے تذکرہ پر مبنی چند رپورٹس پیش ہیں جن سے اس عرصہ میں بلاد عربیہ میں احمدیت کی روز افزوں ترقی کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

چوہدری محمد شریف صاحب بیعت کنندگان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

’’سال ہذا میں بفضلہٖ تعالیٰ 19 اشخاص بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے اور یہ بلاد عربیہ کے مختلف اقطار مثلاً فلسطین، سوریا،، شام، عراق۔ قاہرہ اور سوڈان کے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔ زیادہ حصہ تاجروں کا ہے اور بعض تو قابل رشک مخلص ہیں چنانچہ ایک دوست محمد ندیم انصاری ہیں۔نوجوان، ادیب اور دین کے ساتھ گہری محبت رکھنے والے ہیں۔ حال ہی میں جب تحریک جدید کے لئے تحریک کی گئی تو سب سے پہلے انہوں نے ایک محبت بھرے عریضہ کے ساتھ حسب توفیق پیشگی رقم ارسال کر دی۔

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ 39-1938ء)

ایک اور رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

’’ہدایت دینا تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ ہمارا کام کوشش کرنا ہے پھر وہ کوشش بھی ہم سے پوری طرح نہیں ہو سکتی۔ اس لئے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤں اور توجہات سے اس سال تعداد نومبائعین 26 ہے۔یعنی گزشتہ سال کی نسبت 7 کی زیادتی ہے‘‘۔

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ 39-1938ء)

ایک اور رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

’’اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے دو احباب کو بیعت کر کے داخل سلسلہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی‘‘۔

(الفضل 9/دسمبر 1942 صفحہ 6)

ایک اور رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

’’تین اصحاب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔اللہ ان نئے احباب کو استقامت عطا فرمائے۔آمین۔

(الفضل 17 فروری 1944ء صفحہ 5)

صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ میں آپ نے لکھا:۔’’31 عاقل بالغ افراد نے بیعت کی۔ اللّٰھم زد فزد۔سال گزشتہ سے 12 کی زیادتی ہے‘‘۔

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ 42-1941ء)

ایک اور رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

’’عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ نے دو نوجوان احباب (1) السید احمد عبدو الزوری عکا اور (2) السید وجیہ حسن فطایر نابلس کو بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے اور احمدیت کے نور سے منور کرے‘‘۔

(الفضل 5/اگست 1942ء)

ایک اور رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

’’اس عرصہ میں خدا کے فضل و رحم سے 24

احباب بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔
(الفضل 12؍جون 1946ء صفحہ 3)

ایک اور دعوت الی اللہ کی رپورٹ میں بیعت کنندگان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

’’عرصہ زیر رپورٹ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارہ اشخاص بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے اور احمدیت کی برکات سے متمتع فرمائے۔‘‘
(الفضل 28؍اکتوبر 1949ء)

غریب الوطنی میں رفیقہ حیات کی وفات

جب مولانا محمد شریف صاحب دعوت الی اللہ کی خاطر بلادِ عربیہ میں تشریف لے گئے تو آپ کی اہلیہ محترمہ بھی آپ کے ساتھ تھیں۔ آپ کی اہلیہ جو کہ عظیم خاتون تھیں فلسطین میں انتقال کر گئیں جس سے آپ کو بہت بڑا صدمہ پہنچا۔ لیکن آپ نے اس صدمہ کو دعوت الی اللہ کی راہ میں آڑ نہ بننے دیا۔ مولانا محمد شریف اپنی اہلیہ مرحومہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ وہ نہایت نیک اور صالح خاتون تھیں۔ ہمیشہ چوہدری صاحب کے دینی کاموں میں ہاتھ بٹایا کرتی تھیں اور کبھی بھی ان کے لئے تکلیف اور دکھ کا باعث نہیں بنیں۔ مولانا صاحب جب بھی اپنی اہلیہ کا ذکر کرتے تو ساتھ یہ کہتے کہ ’’میری پیاری اہلیہ‘‘ گویا آپ ایک عظیم خاتون تھیں۔ چنانچہ آپ ایک رپورٹ میں ان کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

’’بالآخر یہ بھی عرض کر دیتا ہوں کہ حکمت ایزدی کے ماتحت خاکسار کی اہلیہ جو حضرت اقدس کے ارشاد پر بلاد عربیہ میں خاکسار کے ہمراہ آئی تھی اور بہت اچھا نمونہ اور سابقہ بالخیرات تھی۔ ان ممالک میں تقریباً پونے پانچ سال خدمت سلسلہ کر کے اچانک دو تین روز بیمار رہ کر اور اپنے پیچھے تین خوردسال بچے چھوڑ کر بتاریخ 22 صفر 1363ھ موافق 27 دعوت الی اللہ 1332ھش اپنے مولاحقیقی سے جا ملی۔
(الفضل 26؍اکتوبر 1943ء صفحہ 4)

اخبار الفضل نے اہلیہ مولانا محمد شریف صاحب کا ذکر اس انداز میں کیا:۔

’’احمدی خواتین کی قربانیوں کی فہرست نہایت طویل ہے اور خاص کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد سعادت میں احمدی خواتین نے جو مثالیں قائم کی ہیں۔ وہ نہایت شاندار ہیں۔ مثلاً تثلیث کے مرکز لنڈن میں خدا تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر جس میں پانچوں وقت اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی ہے اور جسے تعمیر کرنے کی آج تک بڑے بڑے بادشاہوں کو توفیق نہ ملی۔ محض احمدی خواتین کے چندہ سے تعمیر ہوا اور یہ ایک علیحدہ چندہ تھا۔ جو مستقل چندوں کی ادائیگی کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور احمدی خواتین نے پیش کیا اور مطالبہ سے بڑھ کر پیش کیا۔

اس وقت جس بات کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ وہ یہ ہے کہ جنگ سے پیدا شدہ موجودہ نہایت ہی خطرناک حالات میں احمدی خواتین دین کی خاطر جس ایثار اور قربانی کا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ اس کی مثال صفحہ عالم پر نہیں مل سکتی۔ چند ہی روز ہوئے ’’الفضل‘‘ میں یہ نہایت ہی افسوسناک خبر شائع ہو چکی ہے کہ ہمارے فلسطین کے مجاہد مولوی محمد شریف صاحب کی اہلیہ صاحبہ حیفا میں اپنے عزیز و اقارب سے دور غریب الوطنی میں وفات پا گئی ہیں۔ (الفضل 21؍مارچ 1943ء صفحہ 1)

اپنی اس مرحومہ بیوی کا ذکر کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب فرماتے ہیں:۔

مرحومہ آج سے ساڑھے چار سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے ماتحت خاکسار کے ہمراہ بلاد عربیہ میں خدمت سلسلہ عالیہ کے لئے آئی تھی اور آخر یہاں ہی خدمت کرتے ہوئے فوت ہو کر ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کی مصداق ہوگئی اور بلدہ احمدیت کبابیر واقع برجبل الکرمل حیفا کے مقبرہ میں سپرد خدا کر دی گئی۔

یہاں کی زبان عربی تھی اور مرحومہ اگرچہ مڈل پاس تھی اور قرآن مجید باترجمہ اور ایک حدیث اور عربی کی دو تین کتابیں پڑھی ہوئی تھی مگر وہ تعلیم یہاں نفی کے برابر تھی اس لئے یہاں آ کر مرحومہ پہلے بالکل بے زبان ہوگئی۔ آخر مرحومہ نے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں مانگنا شروع کیں۔ آخر چند ماہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مرحومہ کی زبان کھول دی اور عربی بولنے لگ گئی تب مرحومہ ڈیڑھ دو سال تک مدرسہ احمدیہ میں لڑکیوں کی تین جماعتوں کو تعلیم دیتی رہی اور مستورات میں بھی کشتی نوح کا درس دیتی رہی اور گھر میں تو ہر روز درس و تدریس کا مشغلہ جاری رکھتی تھی اور اب تو مرحومہ اس قدر عربی سیکھ چکی تھی کہ بلا تکلف سب باتیں اور وعظ و نصیحت وغیرہ بلا کسی روک کے کر لیتی تھی اور اس پر اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکریہ ادا کیا کرتی تھی اور کئی نیک ارادے رکھتی تھی۔

مہمان نوازی میں مرحومہ سے کبھی کوتاہی نہ ہوتی تھی۔ جس قدر مہمان آئیں۔ خواہ رات کو یا دن کو سب کے لئے کھانا وغیرہ خود ہی تیار کرتی تھی۔ زائرین کے لئے ہر وقت چائے قہوہ وغیرہ تیار کر کے فوراً بھیجتی تھی۔ حتیٰ کہ اپنی وفات سے ایک روز قبل جبکہ بیماری انتہائی زور پر تھی اور سانس رک رک کر آ رہا تھا احمدی بہنوں سے جو خبر گیری کے لئے پاس موجود تھیں کہا کہ آج جمعہ کا دن ہے بہت سے احمدی بھائی حیفا سے جمعہ پڑھنے کے لئے آئیں گے اس لئے ابھی قہوہ تیار کر دیں اور اس طرح ان سے قہوہ تیار کروا کر ان کے لئے بھیجا۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ مہمانوں کی خاطر سب کھانا بتمام و کمال بھیج دیتیں اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھتیں۔ اخلاق کے لحاظ سے بھی نمونہ بہت اچھا رکھتی تھی۔ نہایت صالحہ اور عفیفہ تھی۔ رسالہ البشریٰ کی تیاری اور ترسیل میں بھی خاص مدد کرتی رہی۔ پیکنگ وغیرہ اور ٹکٹیں اور مہریں لگا کر پیکٹ بالکل تیار کر کے باہر بھجوا دیتی رہی۔ یہاں کی سب احمدی اور غیر احمدی خواتین مرحومہ کے ساتھ بہت محبت رکھتی تھیں اور احمدی خواتین کی محبت تو اپنے ایمان اور اخلاص کے سبب ان سب محبتوں سے بالا تھی۔

بالآخر درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو ہجرت فی سبیل اللہ کا اجر عطا فرمائے اور اپنی مغفرت کی چادر اس پر اوڑھائے اور مرحومہ کے ہر سہ بچوں کا جن کی عمر اس وقت علی الترتیب چار سال دو سال اور ایک ماہ ہے خود حامی و ناصر ہو کفیل ہو اور انہیں احمدیت کا خادم بنائے۔

الفضل 16؍اپریل جمعہ کی نماز کے بعد حضرت مصلح موعود نے مرحومہ کا نماز جنازہ پڑھا۔
(الفضل 21 اپریل 1943ء صفحہ 2)

اہلیہ کی وفات کے بعد آپ کے دو بچوں عزیزہ امۃ الحمید اور عزیز عبدالرشید کی پرورش وغیرہ معاملات بھی درپیش تھے ایسی حالت میں بھی آپ نے پوری کوشش سے اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری میں کوشاں رہے۔ حضرت سیدنا فضل عمر کی ہدایت کے مطابق آپ کی دوسری شادی کبابیر میں ہی ایک مخلص خاندان میں مکرمہ و محترمہ حکمۃ صاحبہ بنت شیخ عباس عودہ صاحب سے ہوئی۔

قتل کے منصوبے اور خدائی حفاظت

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے اپنی زندگی میں الٰہی حفاظت اور تائید خداوندی کے بے شمار واقعات مشاہدہ کئے۔ چنانچہ آپ تائید خداوندی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’میرے فلسطین پہنچنے سے پہلے ہی علمائے شام کی طرف سے اہل فلسطین کو یہ خطوط پہنچ رہے تھے کہ احمدی (مربی) آ رہا ہے اس کو قتل کر دو اور وہ قتل کرنے کی نیت سے آئے بھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی بے نظیر قدرت سے بچا لیا۔ اس زمانے میں فلسطین میں عملاً کوئی حکومت نہ تھی اور لٹیروں کے کئی گروہ سرگرم عمل تھے۔ ایک دن انہوں نے عصر کے بعد ہمیں یہ پیغام بھیجا کہ مغرب سے قبل ہمیں 500 پونڈ بھجوا دیں ورنہ ہم آپ کے آدمیوں کو اغوا کر لیں گے۔ جب انہیں مطلوبہ رقم نہ ملی تو انہوں نے احمدیہ مشن کا محاصرہ کر لیا اور دس احمدیوں کو پکڑ کر لے گئے۔ میں ان کے اندر پھرتا رہا۔ لیکن خدا کی قدرت کہ وہ مجھے پہچان نہ سکے اور دھکا دے کر دور ہٹا دیا‘‘۔
(تشحیذ الاذہان جنوری 1978ء)

اسی طرح ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

’’اسی طرح ایک دفعہ میں بینک میں گیا تو وہاں بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ ایک آدمی مجھے قتل کرنے کے لئے میرا نشانہ لے رہا تھا (جس کا مجھے بعد میں پتہ چلا) کہ ایک کار اچانک میرے اور اس کے درمیان حائل ہوگئی اور وہ آدمی بھاگ گیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے بچا لیا‘‘۔
(تشحیذ الاذہان جنوری 1978ء صفحہ 10)

ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر مکرم طٰہٰ قزق صاحب نے اپنی غیر مطبوعہ یادوں میں یوں بیان کیا ہے:
تقسیم فلسطین کے ایام میں کسی کو قتل کر دینا بڑی عام سی بات بن گئی تھی اور بدامنی اور لاقانونیت کی وجہ سے روزانہ کئی اشخاص کے نامعلوم افراد کے ہاتھوں قتل کی خبریں معمول بن کے رہ گئی تھیں۔ ایسی صورت میں احمدیوں کا اور خصوصاً مولانا محمد شریف صاحب کا قتل بہت ہی معمولی اور آسان کام تھا جس کے لئے مخالفین کوشاں تھے۔ حتیٰ کہ ایک احمدی مکرم احمد المصری صاحب کو شہید کر دیا گیا، اسی طرح مکرم رشدی بسطی صاحب صدر جماعت حیفا پر قاتلانہ حملہ ہوا اور انہیں گردن پر گولی لگی لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے بچا لیا۔ اسی طرح مولانا محمد شریف صاحب کے ہمسائے میں رہنے والے احمدی دوست مکرم محمد صالح عودہ صاحب پر دو قاتلانہ حملے ہوئے۔ اسی دوران مکرم مولانا محمد شریف صاحب کے قتل کا منصوبہ بھی کیا گیا جو ناکام ہوگیا۔ میں مولانا محمد شریف کے ساتھ ساتھ رہتا تھا۔ ایک دن میں بازار میں مولانا صاحب کے ساتھ تھا۔ جب واپس گھر آیا تو مجھے بتایا گیا کہ بعض مجرم پیشہ لوگ مولانا محمد شریف صاحب کے قتل کا منصوبہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے لیکن جب مجھے ان کے ساتھ دیکھا تو اپنے منصوبہ کی تکمیل نہ کر سکے۔ بعد میں انہوں نے ہمارے خاندان میں یہ پیغام بھیجا کہ میں مولانا صاحب سے دور ہی رہوں۔ لیکن چونکہ ہمارا خاصا اثر و رسوخ تھا اور ہمارے خاندان کے بعض لوگ انقلابی تحریک کا حصہ بھی تھے لہٰذا ہم نے کسی کی دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہ کی۔

چوہدری محمد شریف صاحب دشمن کی سازش اور ایک احمدی کا اخلاص کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’میں جس مکان میں رہتا ہوں اس کے متعلق ثوار کی طرف سے فتویٰ جاری ہوگیا کہ اس کو

باقی صفحہ 6 پر

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اقتباسات

جھوٹ

حامد میر اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمارے بڑے بڑے دانشور جھوٹ اور بہتان کو بڑے اعتماد کے ساتھ دنیا کی سب سے بڑی سچائی بنا کر پیش کرتے ہیں اور جب جھوٹ سچ نہیں بنتا تو اس کی ایسی ایسی تاویلیں پیش کرتے ہیں کہ ان کی ذہانت پر رشک آنے لگتا ہے۔ آج ہمارا سب سے بڑا مسئلہ جھوٹ، غیبت، بہتان تراشی اور منافقت ہے۔ افسوس یہ ہے کہ بہتان تراشی اور منافقت پڑھے لکھے طبقے میں زیادہ نظر آتی ہے۔

(جنگ 10 فروری 2011ء)

1974ء کا یادگار سال

لطیف چوہدری اپنے کالم سمت نما میں لکھتے ہیں:۔

1974ء پاکستانیوں کے لئے ایک یادگار سال ہے۔ اس برس لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ میں اس وقت سکول کا طالب علم تھا۔ اس زمانے میں مسلم امہ کے اتحاد کا شہرہ تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے مسلم ممالک کے سربراہوں کو لاہور میں اکٹھا کر لیا تھا۔ شاہ فیصل، انورالسادات، یاسر عرفات، عیدی امین اور معمر القذافی اسلامی دنیا کے ہیرو تھے۔ امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان سرد جنگ عروج پر تھی۔ اسلامی بلاک بھی قائم ہو چکا تھا۔ امریکہ کے خلاف تیل کا ہتھیار استعمال کرنے کی باتیں ہو رہی تھیں۔ آج اس دور کو بیتے ہوئے سینتیس برس ہو گئے ہیں۔ اسلامی دنیا کے ہیرو ایک ایک کر کے دنیا سے رخصت ہو گئے، تقریباً سب المناک انجام سے دوچار ہوئے۔ ذوالفقار علی بھٹو کو اپنی ہی فوج کے سپہ سالار نے عدالتوں کے ذریعے پھانسی دی۔ شاہ فیصل اپنے بھتیجے کے ہاتھوں مارے گئے۔ انورالسادات کو فوج کے سپاہیوں نے گولیاں مار کر اسرائیل کے خلاف ''جہاد'' کیا۔ یاسر عرفات کسمپرسی کی حالت میں طبعی موت مرے لیکن سب کو پتہ ہے کہ ان کی موت کیسے ہوئی۔ عیدی امین جلاوطن ہوئے اور سعودی عرب میں بے وطنی میں جان دے دی۔ اس دور کی نشانیوں میں معمر قذافی ابھی تک بچے ہوئے ہیں لیکن ان کے ملک میں بغاوت کی جو آگ بھڑک اٹھی ہے، اسے دیکھتے ہوئے ایک اور المناک انجام سامنے نظر آ رہا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 2 مارچ 2011ء)

یوم سعید کی محرومیاں

عرفان صدیقی اپنے کالم نقش خیال میں لکھتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کی پیروی کو اپنی محبت کی نشانی قرار دیا ہے۔ قرآن میں کہا گیا ہے۔ ''اے پیغمبر! کہہ دو! اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری پیروی کرو'۔ مزید ارشاد ہوا ''تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ ہی بہترین نمونہ عمل ہیں''۔

لیکن کیا محرومی ہے کہ آج کا یوم سعید ہماری زندگیوں کا جزو نہیں بنتا، ہمارے روز و شب میں تحلیل نہیں ہوتا، ہمارے نامۂ اعمال کا حسن نہیں بن پاتا۔ محمد عربیؐ سے محبت و عقیدت کے دعوے ہمارے کردار کا رخ نہیں بدلتے۔ ہماری سوچ کے طاق میں شمع بن کر نہیں جگمگاتے، ہماری آنکھوں میں حیا بن کر بسیرا نہیں کرتے۔ ہمارے لہجوں کی کاٹ اور تلخی کو ملائمت میں نہیں بدلتے۔ ہمارے دلوں میں تہہ در تہہ جمی کدورتوں کو آئینے کی طرح شفاف نہیں بناتے، ہماری شخصیت میں اعتدال اور توازن پیدا نہیں کرتے۔ ہمیں مصنوعی خداؤں کے خوف سے آزاد نہیں کرتے، ہمیں وہ نہیں بنا پاتے جو محمد عربیؐ کے امتی کو ہونا چاہئے۔

میں وطن سے دور بیٹھا سوچ رہا ہوں کہ میرے گلی کوچوں، سڑکوں، چوراہوں، جلسوں جلوسوں میں نعت رسول مقبولؐ کے زمزمے گونج رہے ہوں گے اور میرے ذہن میں وہی پرانا سوال رینگ رہا ہے کہ یہ نعتیں خوشبو بن کر میرے دل میں سما کیوں نہیں جاتیں، نور کا سنہری ہالہ بن کر میری سوچ میں رچ بس کیوں نہیں جاتیں، ٹھنڈی چاندنی کی طرح میرے باطن میں گھر کیوں نہیں کر لیتیں، میٹھی میٹھی سی حرارت بن کر میرے لہو کی بوند بوند میں سلگتی کیوں نہیں؟

(جنگ 16 فروری 2011ء)

اسلم شاہد کی نعت

ترے رستے پہ چلتا ہوں بس اک دوگام کی حد تک
میں تیرا نام لیتا ہوں مگر بس نام کی حد تک
تو آیا تھا قیامت تک مجھے رستہ دکھانے کو
میں تجھ سے کام لیتا ہوں بس اپنے کام کی حد تک
اگرچہ نام لیتا ہوں نہایت ہی عقیدت سے
مگر پہنچا نہیں ہوں میں ابھی پیغام کی حد تک
ابھی میں نے نہیں سیکھا اطاعت کیسے کرنی ہے
ابھی میری محبت ہے فقط اکرام کی حد تک
تو رحمت تھا زمانے کے ہر اک انسان کی خاطر
تجھے محدود کر بیٹھے ہیں ہم اسلام کی حد تک
ترے دست معتبر سے پییں گے جام کوثر کے
بلانوشی اٹھا رکھی ہے تیرے جام کی حد تک
تری رحمت رہے سایہ فگن مجھ پر میرے آقا
مرے آغاز سے لے کر میرے انجام کی حد تک
بکھیرا ہے بہت حرص و ہوس نے تیرے اسلم کو
سمٹنا چاہتا ہے بس تیرے احکام کی حد تک

(روزنامہ جنگ 4 فروری 2011ء)

بے عمل خطیب

معراج کے سفر میں آپ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ ''یہ آپ ﷺ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو وہ باتیں کہتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے''۔

(روزنامہ نوائے وقت 13 فروری 2011ء)

کسی رات ڈائنامیٹ سے اڑا دیا جائے اور ثوار کی طرف اس احمدی بھائی سے کہا گیا کہ یا تو تم اپنے

بقیہ صفحہ 5

(مربی) کو اپنے مکان سے نکال دو۔ یا تم خود نکل جاؤ کیونکہ تمہارے مکان کے متعلق یہ حکم ہوا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے اپنی اور اپنے مکان کی کوئی پرواہ نہیں لیکن میں اپنے سلسلہ کے (مربی) کو نہیں نکال سکتا۔ اس سے اس بھائی کا اخلاص اور سلسلہ کی محبت ظاہر ہے۔

(الفضل 28 اکتوبر 1939ء صفحہ 6)

چوہدری صاحب اس واقعہ کے بعد بیان فرماتے ہیں کہ:۔

''جب دہشت گردوں کا اس سے بھی کام نہ چلا۔ تو انہوں نے ان کی ساس سے جو غیر احمدی ہے کہا تم اپنی لڑکی کو گھر لے آؤ کیونکہ اس کا خاوند اپنی جماعت کے (مربی) کو وہاں سے نہیں نکالتا اور اب فتویٰ جاری ہوا ہے کہ دونوں کو مع مکان اڑا دیا جائے۔ اس پر اگرچہ وہ تھی تو غیر احمدی مگر اس نے جواب دیا کہ جب تم نے اس کے خاوند اور ان کے گھر کو اڑا دیا ہے۔ تو میری لڑکی نے زندہ رہ کر کیا کرنا ہے۔ پھر اس کے بعد جلد ہی اس فتنہ کا بانی بھی قتل ہو گیا''۔

(الفضل 28 اکتوبر 1939ء صفحہ 6)

دمدار ستارے (Comet) کیا ہوتے ہیں؟

دمدار ستارے چند سو میٹر سے لے کر 40 کلو میٹر سے کچھ اوپر سائز کے ہوتے ہیں اور یہ مٹی، چٹان اور برف کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہمارے نظام شمسی میں موجود کئی دمدار ستارے سورج کے گرد ایک بیضوی صورت کا چکر لگاتے ہیں۔ اس چکر کے ایک سرے پر یہ سورج کے بالکل قریب سے گزرتے ہیں اور دوسری انتہا پر یہ سورج سے بہت دور نکل جاتے ہیں، یہاں تک کہ ان میں سے بعض سورج کے گرد موجود تمام سیاروں سے بھی دور نکل جاتے ہیں اور پھر دوبارہ سورج کے بالکل قریب سے گزرتے ہیں۔ جن دمدار ستاروں کا محور چھوٹا ہوتا ہے وہ یہ محور بیس سال سے کم عرصہ میں مکمل کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو کہ یہ محور دو سو سال تک کے عرصہ میں پورا کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو کہ سورج کے گرد اپنا چکر ہزاروں سالوں میں مکمل کرتے ہیں۔ نظام شمسی میں موجود بے شمار دمدار ستاروں میں سے بہت تھوڑی تعداد ہوتی ہے جسے ہم زمین سے بغیر دوربین یا دیگر آلات کی مدد سے دیکھ سکتے ہیں۔ بعض دمدار ستارے سورج سے اتنا دور نکل آتے ہیں کہ وہ ہمارے نظام شمسی سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو جاتے ہیں اور بعض سورج کے قریب سے گزرتے ہوئے شکست و ریخت کا شکار ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔ جب یہ دمدار ستارے نظام شمسی کے اندر کے حصے سے گذرتے ہیں تو سورج کی شعاعوں کے اثر سے ان میں سے بخارات اور ذرات اُٹھتے ہیں جو کہ دمدار ستارے کے اردگرد ایک روشن ہالہ بناتے ہیں جسے COMA کہا جاتا ہے۔ یہ ہالہ بہت بڑے حجم کا بھی ہو سکتا ہے۔ اور چونکہ یہ دمدار ستارے مستقل حرکت میں ہوتے ہیں اس لیے ان دمدار ستاروں کے پیچھے اس ہالہ کی وجہ سے ایک دم بن جاتی ہے جو کہ بعض صورتوں میں 150 ملین کلومیٹر لمبی بھی ہو سکتی ہے۔ بسا اوقات ایک دمدار ستارے کی دو دمیں بھی نظر آتی ہیں۔ ایک دم اٹھنے والی گیس سے بنتی ہے اور ایک دم دمدار ستارے سے اٹھنے والی مٹی سے بنتی ہے۔ اور چند دمدار ستاروں کی ایک تیسری دم بالکل الٹ طرف نظر آ رہی ہوتی ہے۔ اور یہ دمدار ستارے اپنی دموں سمیت آسمان پر چلتے ہوئے نظر آ رہے ہوتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم منیر احمد بسمل صاحب نائب ناظر اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ھبۃ الوحید صاحبہ کے نکاح کا اعلان محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے مورخہ 3/اپریل 2011ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں مکرم صباحت احمد چیمہ صاحب ابن مکرم بشارت احمد عابد صاحب کے ساتھ مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مکرمہ ھبۃ الوحید صاحبہ مکرم چوہدری احمد دین صاحب کی پوتی اور مکرم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب کی نواسی ہیں۔ اسی طرح مکرم صباحت احمد صاحب حضرت غلام محمد گوندل صاحب چک 99 شمالی ضلع سرگودھا رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم مرزا محمد اکرم صاحب وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ رابعہ کنول صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد صفدر صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم مرزا محمد آصف صاحب ولد مکرم محمد اعظم صاحب آف فیڈرل بی ایریا کراچی مورخہ 10 فروری 2011ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 11 فروری کو بعد نماز جمعہ بارات دارالیمن غربی کی گراؤنڈ میں پہنچی اس موقع پر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے دعا کروائی۔ دلہن مکرم ماسٹر چوہدری فضل کریم صاحب آف کالس ضلع گجرات کی پوتی اور حضرت چوہدری میاں خان صاحب آف کالس ضلع گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ دلہا مکرم مرزا احمد دین صاحب کے پوتے اور مکرم مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ مسی ساگا کینیڈا کے بھانجے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

مالی قربانی کا فائدہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے موافق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ؟

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 360)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جب تک تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ جل شانہ کی راہ میں خرچ نہ کرو تب تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے۔ (آل عمران: 93)

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے صدقات/عطایا جات فضل عمر ہسپتال (صدر انجمن احمدیہ) کی مدامداد نادار مریضاں میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم منظور احمد کھوکھر صاحب صدر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد اسحٰق صاحب ولد مکرم جلال دین صاحب محلہ احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات 24 مارچ 2011ء کو رضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ ان کی عمر 50 سال تھی۔ مرحوم مکرم فضل الٰہی صاحب گجراتی درویش قادیان ولد مکرم میاں عبداللہ صاحب مرحوم آف کھاریاں ضلع گجرات کی بڑی بہن مکرمہ فضل بیگم صاحبہ مرحومہ کے بیٹے تھے۔ محنتی انسان تھے نہایت ملنسار اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ امام وقت سے بہت محبت کرنے والے انسان تھے۔ نمازوں میں باقاعدگی سے آتے اور بلند آواز سے اقامت کہنا موصوف کی انفرادی بات تھی۔ ریڑھی وغیرہ لگا کر روزی کماتے۔ ٹی۔ بی کا مرض لاحق تھا مقامی طور پر علاج کرایا پھر فضل عمر ہسپتال ربوہ سے علاج کرا رہے تھے اس سلسلہ میں اپنے عزیزوں کے پاس ربوہ میں مقیم تھے وہیں وفات پا گئے۔ نماز جنازہ کے بعد عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بچی چھوڑی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید حنیف احمد قمر صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم سید رفیق احمد صاحب ولد مکرم حافظ سید باغ علی صاحب بقضائے الٰہی 20 مارچ 2011ء کو صبح 9 بجے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اسی روز بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی آپ موصی تھے لہٰذا آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی آپ نہایت پابند شریعت اور خاکسار مزاج رکھتے تھے جماعتی طور پر آپ قائد خدام الاحمدیہ ضلع گجرات اور ناظم انصاراللہ ضلع گجرات کے علاوہ مرکز میں نائب قائد اصلاح وارشاد کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ بوقت وفات آپ صدر جماعت معین الدین پور تھے آپ کو مطالعہ کا بیحد شوق تھا تلاوت قرآن کریم، کتب حضرت مسیح موعود اور تفسیر کبیر کا مطالعہ روزانہ کئی کئی گھنٹے کرتے تھے قرآن کریم کا آپ کو محاورہ ہو چکا تھا، خلفاء وقت سے محبت اور بزرگان سلسلہ کا ادب آپ کا طرہ امتیاز تھا احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم شاہد محمود صاحب بابت ترکہ مکرم محمد منشاء صاحب)

مکرم شاہد محمود صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد منشاء صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 41/3 برقبہ 10 مرلہ 7.5 مربع فٹ میں سے 1/2 حصہ منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ رضیہ آنبرین کے علاوہ دیگر ورثاء مکرم شاہد محمود صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم شاہد محمود صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ شاہدہ مقصود صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم طارق محمود صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ شائلہ کوثر صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم زاہد محمود صاحب (بیٹا)
7۔ مکرمہ رضیہ آنبرین صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ صائمہ کوثر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

رات کے وقت ہونے والا
پاکستان کا پہلا سیاسی جلسہ

پاکستان کی سیاسی تاریخ میں 13/اپریل 1986ء گوجرانوالہ میں رات کے 3 بجے سیاسی جلسہ منعقد ہوا جو صبح پونے پانچ بجے تک جاری رہا، لوگوں نے 14 گھنٹے تک مکمل صبر وتحمل کے ساتھ محترمہ بےنظیر بھٹو کا انتظار اور استقبال کیا، اس دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ بےنظیر کے ساتھ ٹرک پر جہانگیر بدر اور شیخ رفیق بھی گوجرانوالہ پہنچے ان تینوں راہنماؤں نے جلسے سے خطاب کیا۔

ضرورت مند طلباء کیلئے سکالرشپس

PEEF نے ذہین اور ضرورت مند طلباء کی بیرون ملک تعلیم کیلئے سکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔ یہ سکالرشپس ضرورت کی بنیاد پر مکمل یا نصف ٹیوشن کے مساوی ہوں گے۔

اہلیت: پنجاب کا HEC،Domicile سے منظور شدہ کسی ادارہ سے ماسٹرز یا چار سالہ بیچلر تک تعلیم مکمل ہو۔ گزشتہ ریکارڈ 60% سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ درخواست دیتے وقت عمر زیادہ سے زیادہ 26 سال ہونی چاہئے۔ فیملی کی ماہانہ آمدنی 25 ہزار روپے سے کم یا مساوی ہونی چاہئے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ www.peef.org.pk کریں۔

042-35431504.06 (نظارت تعلیم)

رزلٹ و اعلان داخلہ

(الصادق اکیڈمی فار بوائز ربوہ)

خدا کے فضل وکرم سے امسال الصادق اکیڈمی فار بوائز کے 35 طلباء مڈل سٹینڈرڈ امتحان میں شریک ہوئے۔ سب کے سب فرسٹ ڈویژن اور سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے اس طرح ہمارا رزلٹ 100% رہا اور یہ ادارہ فیصل آباد بورڈ کے تحت امتحان دینے والے طلباء داخلہ کیلئے کلاس ششم تا نہم دفتر سے رجوع کریں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس ادارہ کو بھی تعلیم کے میدان میں مثالی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کیپسول ذیابیطس
بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6212382 فیکس: 047-6211538

طلبہ کیلئے عطیات کی ضرورت

مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ میں امداد طلبہ کا شعبہ قائم ہے۔ جس میں مخیّر احباب عطیات اور مالی معاونت کرتے ہیں تو سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس شعبہ پر بہت مالی بوجھ ہونے کی وجہ سے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

(نگران امداد طلبہ۔ نظارت تعلیم ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ و محترمہ نورین اکبر صاحبہ کو مورخہ 2/اپریل 2011ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام راجہ دبیر احمد خان عطا فرمایا ہے نومولود مکرم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کا پوتا اور محترم راؤ محمد اکبر خاں صاحب آف گنگا پور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے خادم دین، باعمر، قرۃ العین اور حسنات دارین سے سرفراز ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد زکریا معصوم صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 78 جنوبی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ کا بیٹا بیمار ہے اس سے پہلے ان کے تین بچے (ایک بیٹا اور دو بیٹیاں) فوت ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

مکرم شیخ محمود احمد صاحب شیخ کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بھتیجے مکرم وقاص مسعود صاحب ابن مکرم مسعود احمد صاحب کریم نگر فیصل آباد کو موٹر سائیکل حادثہ کی وجہ سے سر پر شدید چوٹ آئی ہے تاحال بے ہوش ہیں اور الائیڈ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو معجزانہ رنگ میں شفا عطا فرمائے اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

مکرم محمود احمد قریشی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی اہلیہ صاحبہ کے گھٹنوں کا آپریشن مقامی ہسپتال میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو سانس کی تکلیف ہے گھر میں آکسیجن لگی ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک عبدالرب صاحب آف کینیڈا حال لاہور کی اہلیہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد یونس طاہر صاحب دفتر نمائش کمیٹی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ کی بھانجی اس کے دو بیٹے اور ایک بھائی رحیم یار خان سے ربوہ آ رہے تھے۔ غلط ٹرین میں سوار ہو گئے اور پھر چلتی ہوئی ٹرین سے اترتے ہوئے گر گئے۔ ایک بیٹا جو کہ چھ ماہ کا تھا وہ موقع پر ہی وفات پا گیا جبکہ بچے کی والدہ کی ٹانگیں ٹرین کے نیچے آنے کی وجہ سے کٹ گئیں بھائی اور دوسرے بیٹے کو بھی چوٹیں آئی ہیں لیکن وہ محفوظ ہیں بھانجی کی حالت کافی تشویشناک ہے۔ رحیم یار خان کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور ابھی تک بیہوش ہیں اب تک تین آپریشن ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بھانجی کو صحت والی زندگی عطا فرمائے اور اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

خبریں

این آر او نظر ثانی کیس، وفاق کا وکیل تبدیل کرنے کی استدعا مسترد

عدالت عظمیٰ نے این آر او فیصلے کے خلاف نظر ثانی درخواست میں حکومتی وکیل کمال اظفر کی وکالت نامہ واپس لینے کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ اس موقع پر ریمارکس دیتے ہوئے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے کہا کہ ہم رولز کے پابند ہیں۔ اگر آپ پیش نہیں ہوں گے تو پھر ہم نظر ثانی کی اپیل خارج کر دیں گے۔ تاخیری حربے ناقابل برداشت ہیں پچھلے ڈیڑھ سال سے ہم کیس سن رہے ہیں۔ اس کو نمٹانا چاہتے ہیں۔ تمام معاملات آئین اور قانون کے مطابق حل کریں گے۔

این ایل سی سکینڈل میں ملوث افسروں کو سزا دینے کا فیصلہ

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی خصوصی کمیٹی میں انکشاف کیا گیا کہ وزارت دفاع نے 4/ارب روپے سے زائد کے این ایل سی سکینڈل میں ملوث سابق فوجی افسروں کو سزائیں دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ این ایل سی سکینڈل کی تحقیقات مکمل کر لی گئی ہیں۔ اس میں ملوث سول وسابق فوجی افسران کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔

فرانس، برقعہ پر پابندی کا اطلاق شروع

فرانس میں مسلمان خواتین کے برقعہ پہننے پر پابندی کے حکم پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔ مسلمانوں نے مظاہرہ کیا جبکہ انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھی احتجاج کا اعلان کر دیا ہے۔ برقعہ نقاب اور حجاب کا استعمال مسلم خواتین کا حق ہے۔ انسانی حقوق کی علمبردار مغربی دنیا باپردہ مسلم خواتین کے حقوق غصب نہ کرے اور فیصلہ فوری واپس لیا جائے۔

پاک فضائیہ کے سکواڈرن 26 میں جے ایف 17 تھنڈر بھی شامل

پاکستان ایئر فورس کے سکوارڈرن 26 کو جے ایف 17 تھنڈر سے لیس کر دیا گیا۔ پہلے یہ سکواڈرن پرائم اے فائیو تھری سے لیس تھا۔ اس موقع پر ایئر چیف مارشل راؤ قمر سلیمان نے کہا کہ ان طیاروں کی شمولیت سے فضائیہ کے آپریشنل نظریات میں ایک انقلاب آیا۔ عزت کے ساتھ امن برقرار رکھنا ہمارا مشن ہے۔

کرکٹ سے پاک بھارت مذاکرات آگے بڑھے

وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ کرکٹ سے پاک بھارت مذاکرات آگے کی طرف بڑھے ہیں۔ قومی ٹیم نے ورلڈ کپ میں بہترین کھیل پیش کیا تاہم امید ہے کہ ورلڈ کپ میں ہونے والی خامیوں کو کھلاڑی خود دور کریں گے۔ وزیر اعظم نے اس موقع پر عمدہ کارکردگی پر ہر کھلاڑی کو 10,10 لاکھ روپے اور آفیشلز کو 5,5 لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13/اپریل	
طلوع فجر	4:16
طلوع آفتاب	5:41
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:38

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

خالص سونے کے حسین زیورات
منور جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6211883
پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر 0321-7709883

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

FD-10